93858 ـ قبر پر دعا کرتے وقت قبر کی طرف رخ کرنا

سوال

کیا قبر والے کے لیے دعا کرتے وقت قبر کی طرف رخ کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ہمارے لیے دو متشابہ معاملوں میں فرق کرنا ضروری ہے:

پہلا معاملہ یہ ہے کہ: اپنے لیے دعا کرتے وقت بطور تبرك اور دعا کی قبولیت اور قرب کا اعتقاد رکھتے ہوئے قبر کا رخ اور استقبال کرنے کی کوشش کرنا، بلا شك یہ عمل نیا ایجاد کردہ اور بدعت ہے، اور اس غلو میں شامل ہوتا ہے جس سے شریعت اسلامیہ نے منع کیا ہے، جب قبر والے سے اپنی حاجت پوری کروانے کی درخواست کی جائی اور اس سے مدد مانگی جائے تو یہ شرك کا باعث بنےگا.

ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" قبر کے پاس دعا کرنے اور اسے وسیلہ بنانے یا اس سے سفارش کروانے کی بنا پر قبروں کی زیاردت کرنے کی شریعت اسلامیہ میں اصلا کوئی دلیل نہیں ملتی، اسی لیے صحابہ کرام اور مسلمان آئمہ کرام کا طریقہ تھا کہ جب کوئی بندہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابی ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہم پر سلام پڑھتا تو دعا کرتے وقت قبلہ رخ ہو کر دعا کرتا، نہ کہ حجرہ شریف کی طرف رخ کر کے.

میرے علم میں تو یہ بات نہیں کہ آئمہ کرام کا اس میں کوئی اختلاف ہو کہ دعا کرتے وقت قبلہ رخ ہونا سنت ہے، نہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی طرف رخ کر کے دعا کرنا " انتہی.

دیکھیں: مجموع الفتاوی الکبری (27 / 165).

اور ابن تیمیہ رحمہ اللہ " افتضاء صراط المستقیم " میں رقمطراز ہیں:

" آئمہ کرام نے اس سلسلے میں جو ذکر کیا ہے شائد انہوں نے قبر کی جانب نماز پڑھنے کی کراہت سے اخذ کرتے ہوئے ذکر کیا ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی نہی ملتی ہے، جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے؛ اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو مسجد اور سجدہ گاہ یا قبلہ بنانے سے منع فرمایا اور حکم دیا ہے، تو

علماء نے یہ حکم دیا کہ جس طرح قبر کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنی جائز نہیں، اسی طرح قبر کی جانب رخ کر کے دعا کرنے کی کوشش بھی نہیں کرنی چاہیے.

امام مالك رحمہ اللہ " المبسوط " میں بیان کرتے ہیں:

میرے رائے تو یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی طرف رخ کر کے دعا کرنی صحیح نہیں، لیکن انسان کو چاہیے کہ وہ سلام کر کے چلا جائے.

اور یہ اصل کام اب تك چل رہا ہے، اس لیے دعا کرنے والے کے لیے اسی طرف رخ کر کے دعا کرنا مستحب ہے جس طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے کی اجازت ہے، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ جب مسلمان شخص کو مشرق یا کسی اور جانب رخ کر کے نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے تو اسے دعا کرتے وقت بھی اس طرف رخ کرنے کی کوشش کرنے سے منع کیا گیا ہے.

اور اور کچھ لوگ وہ بھی ہیں جو دعا کرتے وقت اس جانب رخ کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس طرف اس کا نیك صالح اور بڑا ہو، چاہے وہ مشرق کی طرف ہو یا کسی اور جانب، جو کہ کھلی گمراہی اور واضح شرك ہے " انتہی.

دیکھیں: اقتضاء صراط المستقیم: (364).

اور جب مسلمان شخص دعا کے ساتھ اپنے اللہ کی عبادت کرتا ہے تو اس کے لیے اس قبلہ کی طرف رخ کرنا مستحب ہے جس کی تعظیم کا اللہ تعالی نے ہمیں حکم دیا ہے، نہ کہ بشر و انسانوں کی قبروں کی طرف جو اپنے نفع و نقصان کے بھی مالك نہیں تو وہ کسی کو کیا دینگے؟.

حنبلی کتاب " کشاف القناع " میں لکھا ہے:

" اور دعا کرنے والا شخص قبلہ رخ ہو کر دعا کرے کیونکہ سب سے بہترین مجلس وہ ہے جس میں قبلہ رخ ہوا جائے " انتہی.

دیکھیں: کشاف القناع (1 / 367).

اور شافعی حضرات کی کتاب " تحفۃ المحتاج " کے حاشیہ میں بھی اسی طرح کی کلام ہے.

دیکھیں: تحفۃ المحتاج (2 / 105).

اور ابن تیمیہ رحمہ اللہ " نقض التاسیس " میں لکھتے ہیں:

" مسلمان اس پر متفق ہيں كہ دعا كرنے والے كے ليے دعا كرتے وقت جس قبلہ كى طرف رخ كرنا مشروع ہے يہ وہى قبلہ ہے جس طرف رخ كر كے نماز ادا كرنا مشروع ہے " انتہى.

ديكھيں: نقض التاسيس (2 / 452).

دوم:

اور رہا مسئلہ قبر كى زيارت كرتے وقت ميت كے ليے دعا اور استغفار كرنا، جيسا كہ لوگ اپنے فوت شدگان كى قبروں كى زيارت كرتے وقت كرتے ہيں، تو اس ميں اس وقت دعا ميں قبر كى طرف رخ كرنے والے پر كوئى حرج نہيں، كيونكہ اس سے وہ قبر سے تبرك يا اس كى طرف رخ كر كے تعظيم نہيں كرنا چاہتا، بلكہ وہ تو ميت والى جگہ كے قريب ہو كر اس كے ليے دعا كرنا چاہتا ہے.

شيخ عبد العزيز بن باز رحمہ اللہ درج ذيل سوال كيا گيا:

كيا ميت كے ليے دعا كرتے وقت قبر كى طرف رخ كرنا ممنوع ہے ؟

شيخ رحمہ لہ كا جواب تھا:

" اس سے منع نہيں كيا جائيگا؛ بلكہ ميت كے ليے دعا كى جائيگى چاہے قبلہ رخ ہو يا قبر كى طرف رخ كيا جائے؛ كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم دفن كرنے كے بعد قبر كے پاس كھڑے ہوئے اور فرمايا:

" اپنے بھائى كے ليے دعائے استغفار كرو، اور اس كے ليے ثابت قدمى كا سوال كرو، كيونكہ اب اس سے سوال كيا جا رہا ہے "

اسے بخارى نے روايت كيا ہے.

يہاں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے قبلہ رخ ہونے كا نہيں كہا، تو يہ سب جائز ہے، چاہے قبلہ رخ ہوا جائے يا قبر كى طرف رخ كيا جائے، صحابہ كرام ميت كے ليے قبر كے ارد گرد كھڑے ہو كر دعا كيا كرتے تھے " انتہى.

ديكھيں: مجموع فتاوى ابن باز (13 / 338).

واللہ اعلم .